

تہرہ کتب

نسایات

تہرہ نگار محمد عظیم سعیدی

چھٹی لیٹر سماں میں پبلیکیشنز
(اپریل ناجون، ۲۰۱۳ء)

نام کتاب: نسایات (پند تحری فلسفی بحث)

مصنف: داکٹر فیض شاہ تکلیل اون، ریس کالجی معارف اسلامیہ و اریڈیشنز جیز، یونیورسٹی آف کراچی۔

سی اشاعت: جون 2012ء

سخاٹ: 306 صفحے قیمت: 1500 روپے

ناشر: کالجی معارف اسلامیہ یونیورسٹی آف کراچی

تہذیب و تلفت کی ارتقائی یخار اور پکی شدرو یا شودگی نے مسلم ہوتے کے لیے متعدد مسائل پیدا کر دیئے ہیں، نیز
ہمارے مسلم معاشرے میں مردی کی حاکیت کے صورت کو فناں خود پر مانگی زندگی میں بادی سے زیادہ اہمیت نہیں دی،
ہمارے نقابہ نظام نے اگرچہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہوتے کے حقوق تینیں کیئے ہیں اور وقت کے قاضے کے مطابق مسائل کے
عمل ہی جو ہر کیجیے ہیں، بلکہ بعض مسائل میں دینی کے نظر پر حق و اور قرآن کے اصول طائف و انجاز پر نظر عینیں ذال می جاتی تو
ہوتے کی درجہ یہ کی اچھیں درجہ جاتیں، کیونکہ بعض مسائل ایسے ہیں کہ قرآن و حدیث میں ان کو وظیفہ بیان نہیں کیا گیا ہے
صرف ایک صورت بیان کی گئی ہے اور وہری صورت کو مجتہد فرکھا گیا ہے، بلکہ باہم تباہ کو حصہ تراکتا سے متعلق کر دیا گیا، اگر کسی
نے اس باب کو کھو لئی ہو تو اسے مندرجہ ذریعہ کے خطاب سے نوازا گیا، اس طرح مسائل کی خوبی بیان کردہ وہری
صورت کو سلسلی صورت پر محول و منتقل کر کے ہوتے کہہ چوڑ کے کھو لئے مسائل کے کوڑا بابت میں الجھا بھا چھوڑ دیا گیا۔

پروفیسر داکٹر حافظ تکلیل اون صاحب قرآن کی تفسیر قرآن سے کرنے والوں قرآن سے قرآن نہیں میں وسیع درک و شہرت کے
اکیں، اسی نسبت سے ان کے با صدور تقدیریں و معتقدین کا حائز روز افزوں ہے، ان کے ہمدریں اور مددوں دیہوں ان ملک ان کے
پیغمبر کے امامین، بخوبی آگاہیں کو صوف کو اللہ تعالیٰ نے طلب فرمائی، علم فرمائی، علم میں جو لوگیں اور طلاقت سامنی جسمی فحشوں سے خوب نواز
ہے اور داکٹر صاحب نے بھی بطور اکابر تملکر کو احمد احمدی کو دل میں سالاہ اور یہی سے لکھا ہوا ہے میں وہ ہے کہ ان کا ہر شخص و مقالہ
قرآنی آیات سے مرخص ہتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ صوف صر معاشر میں بیش احمد و جہدیہ مسائل و محالات کو قرآن مجید کی
روشنی میں ہی دیکھتے ہیں جیسے کہ درجہ چاک خوفناک مسئلہ "لیلیز" پر بھی قرآنی آیات سے استنباط کرتے ہوئے مقالہ تحریر فرما کر

ارباب علم و ارش سے دو تحسین وصول کی۔

زیر تصریح، کتاب "نسایات" جو کر خواتین سے متعلق تقریباً 20 اہم مسائل و محاولات پر مشتمل ہے اور ہر مسئلے پر قرآنی آیات کی روشنی میں مفصل مقالہ تحریر کیا گیا ہے اگرچہ احادیث و فتاہ سے بھی حسب ضرورت خواتین کی کہی ہے لیکن استدلال اس طبادی اور مرکزی مأخذ قرآن مجید ہی ہے، ان میں سے چند ایک مقالات (1) کم کم کی شادی، بیوی سے زیادتی (2) پسند کی شادی ایک ساتھ ضرورت (3) تقدیروں و دوام کے قرآنی دلائل (4) زون اور سوت (5) حلال و حرم و اور قرآنی طلاق (6) خان اور خان نماج میں عدالت کا کردار (7) بادیوں سے قسم یا نماج؟ (8) نصاب شہادت اور عورتوں کی کوئی کی حقیقت (9) ہر کے قرآنی مسائل و فخر ہم ایسے ہیں جن سے اہل علم اخلاق کی مروجہ بھائیوں کے باوجود بھی دین کا ظریفہ تو سع کے پیش ظرف بکوت کفر ہجہ دیں گے کیونکہ ان مقالات میں طبادی اور قرآن سے ماخوذ ہے اور کوئی تقریباً اس لیے نہیں ہے کہ اسلاف حقدیم و متاخرین میں سے بعض کے اقوال و افتکار کتب میں موجود ہیں، ہر حال ڈاکٹر صاحب کی جو تجدیہ ہی اگر "نسایات" میں موجود ہے افلاط یہ ہے کہ مطلقات میں دونوں ہونے والی تقدیمیں ہوں۔

کتاب انتہائی دینی و رسمی و خوشناہی میں کے ساتھ اعلیٰ ائمہ پر چھپائی گئی ہے، مشبوط جلد بندی ہے، باوقت اہل علم اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں اور لاہوری کی زینت ہاتھیں۔

(حمد علیم سیدی)

ڈاکٹر طاہر منصوری

.....

(ٹیکسٹ نظر، نمبر ۲۲، ۲۰۱۴ء) (پر ۳۲ صفحہ، ستمبر ۲۰۱۴ء)

انٹریو ٹائم پلٹسی انٹریو، اسلام آباد

نسایات: چند لکھنی نظری بحث۔ محمد فکیل اون ٹکنیکیہ معارفہ اسلامیہ، جامعہ کراچی۔
کراچی، 15 جولائی 2014ء
خواتین کا معاشرتی مقام اور کردار در حاضر کا ایک اہم علمی و لکھنی موضوع ہے، جس پر گزشت چند دن بھر میں مختلف زاویے پر نظر رکھنے والے متعدد مظہرین اور اہل علم نے لکھنکوئی ہے۔ جناب محمد فکیل اون ٹکنیکیہ معارفہ اسلامیہ کے ڈین (Dean) ایس بزری نظری بحث "نسایات" چند لکھنی نظری بحث اس سلسلی کا زیر ہوا ہے۔
مہدی حاضر کی تحریک حقوق نسوان اور سماوات ہر دو نے کے تصور نے مطریہ حاضر کی طرح مسلمہندن و معاشرت پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ مختلف مسلم علماء کے عالمی قوامیں میں سنتی سماوات اور حقوق نسوان کے جدید تصورات کے زیر ہڑ بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں۔ ان تبدیلیوں کا مقصد خواتین کو قلم و جبر اور اقیازی برداشت سے بچانا اور ان کے لیے سماجی انعامات کی

فرمی کو مکن اور بقیٰ نہا ہے۔ سبیں تصدیق نہایات: چند لفڑی اور نظری مباحث "کے مؤلف کے لامناظر ہے۔ ان کی اس کاوش اُ ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اس میں مسلم خواتین کے معاشرتی اور قانونی مسائل کا حل زیادہ ہرف اور صرف قرآنی آیات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے، اور انہوں نے احادیث، نیز نسبتاً کم آراء سے عموماً متفاہد نہیں کیا۔ کتاب میں شامل چند مباحث، اور ان پر جناب مؤلف کی آراء و بحثیتے ہیں سارے کے روایتی نظر کا انتہا ہوتا ہے۔

۵۔ کم سی کی شادی..... جناب مؤلف کے زو دیکم کم سی کی شادی شرعاً مباح ہے۔ اس کی مانعت پر انہوں نے قرآن کی کئی آیات سے استدلال کیا ہے۔ قدیم نسبتاً میں این شہرہ اور قاضی ایوب کر الامم ای حق نظر کے ہائل تھے۔ جدید اسلامی نجی گریم یعنی صفر سی کی شادی کو عموماً مباح کہا گیا ہے۔ اور مسلم مذاہک کے ماقبل قول قوامیں صفر سی کی شادی کو چھل مزاج مفتر رویتے ہیں۔

۶۔ حلال مروجہ اور قرآنی حلال۔۔۔ جناب مؤلف نے مطاقت کے اپنے پہلے ناوند کے لیے حلال ہو جانے کے اہم معاشرتی مسئلے پختگوئی ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ حلال کا مرید طریقہ قرآنی تعلیمات سے سراہ مصادم ہے، جن میں نکاح کو حدود و رحمت پر مبنی تذکرہ کا معاہدہ رفتہ (Life-long companionship) قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ حورت کی کوہی۔۔۔ جناب مؤلف کی رائے میں قرآن حدود و تھاں میں کوہی کے حوالے سے کوہی جنس کی تخصیص نہیں کرتا۔ قدیم نسبتاً، کے زو دیکم حالات میں حدود و تھاں میں حورت کی کوہی غیر معتبر ہے۔ وہ امام زہری کی اس روایت سے استدلال کرتے ہیں: **حضرت السنۃ فی عهده رسول اللہ ﷺ و الحلبین بعدہ اللہ لا تجوز شهادۃ النساء فی الحدود و الدعاء**۔ ایک طرح سیدین مسیحہ حضرت مسیح سے روایت کرتے ہیں کہ حورت کی کوہی طلاق، نکاح، تھاں اور حدود میں جائز نہیں۔ جدید نجی گریم میں روایت التیار کیا گیا ہے، نام بخش ممتاز ولی علم کو اس سے اختلاف ہے۔ مصر کے امور نیز شیخ محمد الغزاوی اور پاکستان کے معروف صاحب علم، مردم حسوس احمد نازی حدود میں دوسرے حالات کی طرف حورت کی کوہی کے ہائل تھے۔

۸۔ تعدد و ازدواج کے قرآنی دلائل۔۔۔ اس موضوع پر جناب مؤلف اپنی تیجھی گلوبی ہے کہ ضرورت کے تحت ایک سے زیادہ شادیاں کرنا قرآنی تعلیمات کے مبنی مطابق ہے اور معاشرتی ضرورت ہے۔ اس مسئلے میں انہوں نے جو عقلی دلائل دیے ہیں، ان میں جگہوں میں مردوں کی بکثرت بلاکٹ کے نتیجے میں کیا تعدد اور توتوں کی بیوی گی، شوہر کے تدرست و توکا ہوتے ہوئے اُس کی نظری جسمی آسودگی کی طلب، بروکے مقابلے میں حورت کی جسمی خواہیں کی کی، نیز حورت کا جلد جسمی کشش کھو بیندازیں، جیسے ہو رشاں ہیں۔۔۔ یہ ادراز نہیں کہ میں حقیقتاً کے لحاظ سے ان دلائل کا کیا ملئی مقام ہے، البتہ یہ بات واضح ہے کہ تعدد و ازدواج کے حق میں مایہ تینی بھی جاتی رہی ہیں۔ جناب مؤلف لا زماں حقیقت سے کاہد ہیں کہ جنگ عظیم دوم کے بعد کوئی ایک بھی جگہ نہیں ہوئی جس میں کمزٹ سے برداشت ہوئے ہیں۔

۹۔ باندیوں سے تسبیح یا نکاح؟۔۔۔ ہم مؤلف کی حقیقت یہ ہے کہ باندیوں سے جسمی تعلق کے لیے اسلام حدید نکاح کو

ضروری قرار دھا ہے، جب کہ مفترضی قرآن اور نقباء کی تاب اکثر ہے اس رائے کی حوال نہیں۔ ان کے خیال میں باندھوں سے تباہ کے لیے مدد نکاح لازمی نہیں۔ جناب مؤلف کا موقف سننی مسادات اور احزام انسانیت کے جدید تصورات سے مطابقت رکھتا ہے۔

ذکور ہبادث کے علاوہ جناب مؤلف نے جن درور اپنے مطالعے کا موضوع ٹھیک کیا ہے، ان میں نکاح و علاقہ میں زوجین کے حقوق، علیع ورش نکاح میں عدالت کے کوادر، حق خواتین اور صنیفیں اہل کتاب کے ساتھ مسلمان خواتین کے نکاح چیزیں ہو رشائیں ہیں۔ یہ بات تکمیل ذکر ہے کہ ان مسائل میں انہوں نے قرآنی آیات سے حصہ طرح استدلال کیا ہے، وہ مسلم تفسیری اصولوں کے مطابق نہیں۔ اس مسئلے میں انہوں نے عمریات کے اپنے فہم پر زیادہ اعتماد کیا ہے، اور اس کے نتیجے میں بعض ہی ناماؤں تبصیرات مانئے گئیں ہیں۔

“صنیفیں اہل کتاب سے مسلم ہورتوں کا نکاح” کے مضمون میں، ان کا کہا ہے کہ شرک مردوں سے مسلمان ہورتوں کے نکاح کی مانعت ہے، پورے قرآن مجید میں ہر کہن سے مردوں اے شرکیہ کر کے کوئی اور نہیں ہے۔ اس اعلیٰ مطلب بالکل واضح ہے کہ قرآن کا وہ شرک اب روئے زمین پر کہیں موجود ہی نہیں جس کے بارے میں امام تابت سے تھے، (مس ۹۵) ہر چیز پر آس جتنا بہوں ارشاد باری تعالیٰ واللہ قوم حاد (الرعد:۳۷) اور وان من المکہ الظاهریہ حسانی (اطر:۲۵) کی روشنی میں اہل کتاب کا وہہ یہ ہو دو انصاری کے ساتھ ساتھ درور اپنے نکاح کے لوگوں تک پھیلا دیتے ہیں۔ صحت اہل کتاب سے مسلمان ہورتوں کے جواز نکاح کے ساتھ وہ صنیفیں اہل کتاب سے مسلم ہورتوں کے مسئلہ نکاح کو بعد فی قرار دیتے ہیں۔ جو ثبوت اور عقیلہ ہر طرح سے چھل کشم اور لائق شمول ہو سکتا ہے، یعنی ضرور یا مستلزمان کے اختفاء سے کوئی بھی صورت انتیاری جاسکی ہے، (مس ۱۰۶) اور انہیں ذاتی دعویٰ پر صنیفیں اہل کتاب کے ساتھ مسلمان ہورتوں کا نکاح زیاد فخر ہیں جواب لگاتے۔ (مس ۱۰۶)

اس طرح کے مفروض اور ناماؤں استدلال کی مثالیں کی درور۔ مبادث میں بھی ملتی ہیں۔ ان کے زدویک غسل بصر (ظریف جکانے) کے عالم سے ہورتوں کے چہرے سکلر کھنکے کا جواز نہ لگتا ہے۔ ان کے الفاظ میں: “..... غسل بصر کا حکم ای وقت چھل کشم ہو سکتا ہے کہ جب ہورتوں کے چہرے سکلے ہوں۔ اگر چہرے لائف ہوں تو مردوں کو غسل بصر کا حکم دیا جائے ممکن ہوگا۔” (سفات: ۲۲۲، ۲۲۳)

قرآنی آیت۔۔۔ یہ دین علیہن من جلابیہن تلک ادنی ان یعرفن ملا بودین (الاحزاب: ۳۲، ۳۳: ۵۹) کا ترتیب۔ جناب مؤلف نے ان الفاظ میں کیا ہے؟ وہ، (گھر سے باہر نکلتے وقت) اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے سروں پر بھی لے لیا کریں۔ یہ چادر لیما اس امر کے قریب ہے کہ اس طرح ان کی پہچان ہو جائے گی اور (عدم معرفت کی) اونت سے ٹھاکریں گی اور وہ اپنے اہ